Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۷ محرم ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۸ فتح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۸۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ فتح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ربوہ کی گلیوں، بازاروں اور فضا کو پاکیزہ رکھنا ہر مقیم اور زائر کا فرض ہے

شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔ دار الہجرت ربوہ بھی شعائر میں سے ہے لہذا اس کی کما حقہ تعظیم ہم سب کا فرض ہے بالخصوص جلسہ کے ایام میں یہ ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے پس جملہ اہالیانِ ربوہ اور مہمانوں سے درخواست ہے کہ :-

۱۔ ربوہ کے ماحول اور گلی کوچوں کو نہ صرف ظاہری طور پر صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھیں بلکہ روحانی لحاظ سے بکثرت ذکرِ الٰہی اور درود سے اس فضا کو معمور رکھیں۔

۲۔ بازاروں اور گلیوں کے حقوق ادا کریں۔ تکلیف دہ چیزوں کو راستوں سے دُور کریں۔ چھلکوں اور کاغذوں اور خالی لفافوں کو بازاروں اور سڑکوں میں ادھر اُدھر نہ پھینکیں بلکہ کوڑا کرکٹ کی مخصوص جگہوں پر پھینکیں۔

۳۔ اگر آپ تمباکو نوشی کے عادی ہیں تو کم از کم بازاروں اور پبلک جگہوں میں تمباکو نوشی سے پرہیز کریں یہ معاشرے کا آپ پر حق ہے۔

۴۔ ایک دوسرے کو سلام کہنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں یہاں تک کہ ربوہ کی فضا السلام علیکم کی آوازوں سے گونجنے لگے۔

۵۔ ناپسندیدہ باتوں سے پیار اور حکمت کے ساتھ لوگوں کو روکیں۔ اچھی باتیں کرنے کی عمدگی کے ساتھ تلقین کریں۔ یاد رکھیں اسلامی اخلاق اور آداب معاشرت کی حفاظت ہم سب کا فرض ہے، آپ بھی اس کے ذاتی طور پر ذمہ دار ہیں۔

۶۔ جلسہ گاہ کی حاضری بڑھانے کی کوشش کریں۔

۷۔ مساجد کی آبادی بڑھانا ہمارا اولین فرض ہے نماز پر قائم ہوں اور نماز کو قائم کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(شعبہ تربیت جلسہ سالانہ ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر، منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اہل مقدس جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلسِ افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے (تا ۳۰ نبوت ۱۳۵۷ ہش / ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء) مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے :-

۱۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر	صدر	۱۱۔ ملک مبارک احمد صاحب
۲۔ مرزا مبارک احمد صاحب	نائب صدر	۱۲۔ میاں عبد السمیع صاحب نون
۳۔ شیخ مبارک احمد صاحب		۱۳۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۴۔ قاضی محمد نذیر صاحب		۱۴۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
۵۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب	سیکرٹری	۱۵۔ مرزا انس احمد صاحب
۶۔ مرزا طاہر احمد صاحب		۱۶۔ وحید سلیم صاحب
۷۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل		۱۷۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
۸۔ مرزا عبد الحق صاحب		۱۸۔ ادریس نصر اللہ صاحب
۹۔ مولوی دوست محمد صاحب		۱۹۔ شیخ مجیب الرحمٰن صاحب
۱۰۔ مولوی عبد المالک خان صاحب		

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے :-

(۱) چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (۲) ڈاکٹر عبد السلام صاحب لندن (۳) سید منیر الحصنی صاحب دمشق (۴) عبد الوہاب صاحب مغربی افریقہ (۵) رشید احمد صاحب امریکہ (۶) کریٹو صاحب مشرقی افریقہ (۷) مولوی عبد الواحد صاحب۔ انڈونیشیا۔

اس مجلس کے صدر شیخ محمد احمد صاحب مظہر، نائب صدر مرزا مبارک احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔ ان کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحبِ علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

(دستخط) خلیفۃ المسیح الثالث
۱۲/۱۲/۷۷

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں واحد و یگانہ ہے اسی طرح اسکی تمام صفات بھی بے مثل و مانند ہیں

وہ ہر چیز کا مالکِ مطلق ہے اور اس کے سامنے ہمارے سارے حقوق باطل اور کالعدم ہو جاتے ہیں

لجنہ جلسہ سالانہ کے جو مہمان خانے بنوا رہی ہے مستورات اس کے اخراجات پورے کریں تاکہ جلسے سے قبل مکمل ہو جائیں

اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی کے دل میں بڑی وسعت دی ہے یہی وجہ ہے کہ گذشتہ سال مقامی احباب نے زیادہ سے زیادہ مہمان اپنے گھروں میں ٹھہرائے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ اخاء ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم قریشی محمد انور صاحب شاہد رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پہلے تو میں جلسہ سالانہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے جلسہ کے متعلق بہت سے کام ربوہ والوں نے کرنے ہوتے ہیں اور بہت سے کام ایسے ہیں جو ربوہ میں کئے جاتے ہیں لیکن ان کو کرنے والے احمدی ربوہ میں بھی رہتے ہیں اور بہت سے احمدی باہر بھی رہنے والے ہیں۔ مثلاً ایک ایسا کام یہ ہے کہ جگہ کی تنگی کے نتیجہ میں

مہمان خانے بنانے کی ضرورت

محسوس ہوئی۔ جگہ کی تنگی اس وجہ سے خصوصاً شدید ہو گئی کہ ہمارے تعلیمی ادارے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے بہت سے مہمانوں کو اپنے اندر سما لیتے تھے اور وہاں ان کا انتظام ہوتا تھا قومیائے جانے کے بعد متعلقہ افسران نے خدا جانے کس مصلحت کی بناء پر اس غرض کے لئے ان تعلیمی اداروں کی عمارات دینے سے انکار کر دیا اس لئے جماعت نے جلسہ کے لئے مہمان خانے بنانے شروع کئے۔ ان میں سے کچھ ہمارے مغرب کی طرف بھی ہیں۔ کچھ مہمان خانے بن چکے ہیں کچھ بن رہے ہیں اپنے وقت پر تیار ہو جائیں گے لیکن مجھے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ میں احمدی مستورات کو اِس طرف متوجہ کروں کہ لجنہ جلسہ کے لئے مستورات کے استعمال کی خاطر جو مہمان خانہ تیار کروا رہی ہے اس کا خرچ پہلے اندازے سے بڑھ گیا ہے کیونکہ بہت سی چیزوں کی

قیمتوں میں اضافہ

ہو گیا ہے اس لئے وہ اس مہمان خانہ کو مکمل کرنے میں کچھ تنگی محسوس کر رہی ہیں۔ پس میں احمدی مستورات سے کہوں گا کہ یہ کام انہوں نے کرنا ہے اگر یہ جلسے سے پہلے ہو جائے تو باہر سے آنے والی بہنوں کے لئے بہت سی سہولت کا سامان پیدا ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے احمدی کے دل میں بڑی وسعت پیدا کی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ چونکہ بہت بڑا مسقف حصہ تعلیمی اداروں کے نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کو میسّر نہیں ہو گا اس لئے تنگی پیدا ہو گی۔ اور جب پہلے سال یہ حالات پیدا ہوئے تو میں نے ربوہ والوں سے کہا کہ تم بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدیؑ کی طرف منسوب ہونے والے ہو اور جو باہر سے مہمان آرہے ہیں وہ بھی مہدی اور مسیح علیہ السلام کے مہمان ہیں ان کو اپنے سینہ سے لگاؤ، اپنے گھروں میں ان کو جگہ دو، ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے چنانچہ بہت بھاری اکثریت نے اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق پائی کہ وہ اسی کی رضا کے لئے ان مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرائیں اور ہمیں کوئی خاص دقّت محسوس نہیں ہوئی لیکن جیسا کہ دوست جانتے ہیں ہر سال مہمانوں کی تعداد میں، جلسہ سالانہ کی حاضری میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے اسلئے ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ جلسہ جو آرہا ہے اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد گذشتہ سال سے زیادہ ہو گی اور

جگہ کی زیادہ ضرورت ہو گی

جتنی جگہ بنائی جاسکتی ہے بنا دیں اور پھر جتنے مہمان اپنے گھروں میں سمائے جا سکتے ہیں سمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو بھی کوفت اور خفت سے محفوظ رکھے اور آنے والوں کو بھی تکلیف سے بچائے اور آپ ہر دو کے لئے یعنی یہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی اور باہر سے آنے والوں کے لئے بھی اپنی رحمتوں اور برکتوں کے سامان پیدا کرے۔

میں نے جو سلسلہ مضمون شروع کیا تھا اب میں اس کے ایک حصہ کی طرف آتا ہوں۔ دو خطبے میں نے دئے ہیں پہلا تو اصولی تھا بہت سی باتیں اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم کے متعلق میں نے بتائی تھیں اور پھر خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ مختصراً بیان کی تھی۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا تعلق ہے انسان مختصراً ہی کچھ کہہ سکتا، کچھ سُن سکتا اور کچھ سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات غیر محدود ہے اور انسان ہر جہت اور ہر پہلو سے حدود میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کی طاقتیں بھی محدود اس کی عقل بھی محدود اس کی فراست بھی محدود اور اس کی زندگی بھی محدود۔ وہ اپنی چھوٹی سی زندگی میں خواہ ۷۰-۸۰ سال کی ہو تب بھی خدا تعالیٰ کے متعلق سب کچھ کیسے جان سکتا ہے جو کہ غیر محدود ہے اپنی ذات میں بھی اور جو غیر محدود ہے اپنی صفات میں بھی۔ اور آج میں اسی کے متعلق مضمون شروع کر رہا ہوں۔

صفاتِ باری کے متعلق جو

دو چار باتیں

میں کہوں گا ان میں سے پہلی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی ذات کی طرح اس کی صفات بھی بے مثل و مانند ہیں۔ یعنی نہ اس کی ذات کی کوئی مثل ہے اور نہ کسی اور وجود میں اس جیسی صفات یا کوئی ایک صفت ہمیں نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی بے مثل و مانند ہے۔ جب ہم اسلامی تعلیم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی دو قسم کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے ایک کو تنزیہی صفات کہا گیا ہے اور ان میں خدا تعالیٰ کے بے مثل و مانند ہونے میں کسی کو بھی شبہ نہیں نہ کمزور دماغ والے کو اور نہ اُسے جس کے دماغ میں شیطان وسوسہ ڈالے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہیں جو اُن جلووں سے تعلق رکھتی ہیں کہ جہاں مخلوق کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے وہ تنزیہی صفات ہیں وہ خدا ہی کی ہیں اور خدا ہی انہیں بہتر جانتا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق اشارے مل جاتے ہیں لیکن اس کی کُنہ کو انسان نہیں سمجھ سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ دوسری قسم کی صفات کی کُنہ کو بھی جاننا مشکل ہے۔ بہرحال تنزیہی صفات کے بارہ میں کسی شبہ اور شک یا وسوسے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ ان میں

خدا تعالیٰ بے مثل و مانند ہے

دوسری قسم کی صفات کو ہم اسلامی تعلیم کی روشنی میں تشبیہی صفات کہتے ہیں وہ صفات اِس وجہ سے تشبیہی ہیں کہ انسان کے اندر بھی ان صفات سے ملتی جلتی صفات پائی جاتی ہیں اِس لئے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا اور اُس کو یہ قوت دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنی صفات پر چڑھائے اور اسے یہ ہدایت کی گئی کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق اپنی زندگی کے دن گذارو۔ اِس واسطے ہمیں نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ بینا ہے دیکھتا ہے بصیر ہے اور انسان بھی دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی سُنتا ہے اور انسان بھی سُنتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے اور انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے

رحم کرنے کی قوت

اور طاقت عطا کی ہے۔ خدا تعالیٰ بھی کریم ہے اور انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے کریم ہونے کی قوت اور طاقت عطا کی ہے۔ خدا تعالیٰ خالق ہے اس نے کُنْ کے ساتھ کائنات کو پیدا کر دیا اور انسان کو بھی اس نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ

تجزیہ کے ذریعے

یا جوڑ کر نئی چیزیں نکالے جن کو وہ نئے استعمال میں لائے۔ مثلاً بہت سی دوائیاں اس نے بنائیں۔ گو وہ شاید اتنی مفید نہ ہوں جتنی کہ اپنی اصل شکل میں جس طرح کہ خدا نے ان کو پیدا کیا ہے مفید ہیں لیکن بہرحال انسان ان سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ افیم ہے طبِّ یونانی نے اس کو اپنی اصل شکل میں، قدرتی شکل میں، جس میں کہ خدا نے اس کو پیدا کیا ہے اپنے نسخوں میں بڑی کثرت سے استعمال کیا انسان نے اس کا تجزیہ کیا اور جو میرا آخری علم ہے وہ یہ ہے کہ چھتیس اجزاء اس میں سے نکالے گئے ہیں اور اس کے بعد اور نکل آئے ہوں گے اور مختلف اجزاء کو مختلف مقاصد کے حصول کے لئے انسان نے استعمال کیا۔ کوئی کسی بیماری کے علاج کے لئے استعمال کیا کوئی کسی بیماری کے علاج کے لئے۔ انسان نے جوڑ توڑ کے ساتھ چیزیں بنائیں۔ ایک تو ہے تجزیہ کرنا اور ایک ہے چیزوں کو جمع کرنا۔ ان دونوں سے وہ خلق کرتا ہے۔ غرض ایک ملتی جلتی چیز انسان کے اندر بھی پائی جاتی ہے۔ پس ایسی صفات جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایسے رنگ میں انسان پر جلوہ گر ہوئیں کہ وہ ان کو اپنا لے، ان کا رنگ اپنے اُوپر چڑھا لے اور

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

کی ہدایت پر عمل کر سکے اِس قسم کی صفاتِ باری کو تشبیہی صفات کہا جاتا ہے۔

لیکن جب ہم غور کرتے ہیں تو تشبیہی صفات میں سے بھی کوئی صفت ایسی نہیں کہ انسان اس صفت میں خدا تعالیٰ کی مثل اور مانند بن جائے۔ بہت سی صفات ہیں سب میں تو میں اِس وقت نہیں جا سکتا کچھ مثالیں دوں گا تا کہ آپ سمجھ جائیں۔ میں نے بتایا تھا کہ انسان کو حواس دئے گئے بہت کچھ سیکھنے کے لئے، اور ان میں سے ایک سُننا ہے۔ ہمارے سارے تعلیمی ادارے شنوائی کی حس پر ہی چل رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں۔ استاد لیکچر دیتا ہے اور شاگرد سُنتا ہے اور خدا تعالیٰ بھی سُنتا ہے، وہ ہماری دعاؤں کو سُنتا ہے اور ہم پر رحم کرتا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ میں بھی سُننے کی صفت اور شنوائی کی صفت ہے اور انسان میں بھی ہے لیکن

خدا تعالیٰ کی شنوائی کی صفت

اور انسان کی شنوائی کی صفت میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ دونوں سُنتے ہیں اِس لئے اِس صفت میں انسان خدا کے برابر ہو گیا خدا کا شریک بن گیا۔ نہیں۔ خدا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شنوائی کی صفت بھی بے مثل و مانند ہے۔ اسلئے کہ ایک تو انسان کو شنوائی کے لئے کانوں کی ضرورت ہے یعنی اس کے اپنے جسم میں ایک ایسا آلہ ہونا چاہیئے جو سُن سکے اور دوسرے اس کی شنوائی ہُوا کی محتاج ہے، صَوتی لہریں جو ہُوا میں آتی ہیں ان کے بغیر وہ سُن نہیں سکتا خواہ کان موجود ہوں تب بھی نہیں سُن سکتا اور تیسرے اسلئے کہ وہ محدود ہے، کئی لحاظ سے محدود ہے۔ مثلاً مَیں یہاں بول رہا ہوں یہ بظاہر چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اگر لاؤڈ سپیکر نہ ہو تو جو دُور بیٹھے ہوئے ہیں ان کے کان میری آواز نہیں سُنیں گے۔ فاصلہ حد بندی کر رہا ہے۔ اب مَیں یہاں بول رہا ہوں لیکن اِس لاؤڈ سپیکر کے باوجود میری آواز چنیوٹ نہیں سُن رہا، میری آواز لاہور نہیں سُن رہا، میری آواز راولپنڈی نہیں سُن رہا، پشاور نہیں سُن رہا، کراچی نہیں سُن رہا۔ پس فاصلوں کی ایک حد بندی ہے۔ صَوتی لہریں

ایک خاص قسم کی طاقت

ہو تب انسان سُن سکتا ہے۔ پس ایک تو انسان محتاج ہے کان کا دوسرے وہ محتاج ہے ہُوا کا اور تیسرے یہ کہ پھر بھی اس کی شنوائی محدود ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی شنوائی نہ کان کی محتاج ہے نہ ہُوا کی محتاج ہے، نہ کسی اَور چیز کی محتاج ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور غیر محدود ہے۔ اتنی وسیع کائنات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض آیاتِ قرآنیہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ اِس یونیورس (Universe) کے، اس کائنات کے اَور اجرام میں بھی انسان سے ملتی جلتی آبادی پائی جاتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور دیا ہے اور صاحبِ اختیار بنایا ہے۔ اتنی بڑی کائنات کہ جس کے کناروں سے بھی ہم اپنے علم کے لحاظ سے آگے نہیں بڑھے اس ساری کائنات میں جو بھی آواز ہو خدا تعالیٰ اس کو سُنتا ہے۔ لیکن نہ اس کے کان ہیں کیونکہ جسم ہی نہیں ہے اور نہ وہ ہُوا کا محتاج ہے اور نہ اس کی سُننے کی یہ طاقت یہ صفت محدود ہے بلکہ اسکی سُننے کی صفت غیر محدود ہے، اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ پس خدا تعالےٰ کی شنوائی اور

انسان کی شنوائی

کچھ ملتی ضرور ہیں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انسانی صفت خدا تعالےٰ کی صفت کی مثل بن گئی اور خدا تعالیٰ کی صفت کی مانند بن گئی۔

پھر انسان کی بینائی ہے۔ انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے لیکن دیکھنے کے لئے صرف آنکھ کی ضرورت نہیں بلکہ وہ روشنی کا بھی محتاج ہے۔ آنکھ کے ہوتے ہوئے بھی اگر بالکل اندھیری کوٹھڑی ہو اور ذرا بھی روشنی نہ ہو تو وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اور پھر اس کی نظر محدود ہے، کئی لحاظ سے محدود ہے لیکن یہاں پھر مَیں فاصلے کی مثال دے دیتا ہوں۔ کچھ فاصلے کے بعد انسان کی نظر دیکھ نہیں سکتی بالکل صحیح اور صحتمند نظر بھی نہیں دیکھ سکتی۔ پس انسان کی نظر محدود ہے۔ وہ روشنی کی محتاج ہے آنکھ کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے لیکن خدا تعالیٰ بغیر جسمانی آنکھوں کے دیکھتا ہے اور اس کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور آیت ۳۶) اور اس کی نظر غیر محدود ہے۔

اِسی طرح انسان کی بعض ایسی صفات ہیں جن سے وہ علم حاصل کرتا ہے انسان کا علم کسی

معلّم کا محتاج

ہے اور پھر محدود ہے۔ یہ معلّم کوئی دوسرا انسان بھی ہو سکتا ہے یہ معلّم واقعات بھی ہو سکتے ہیں، یہ معلّم ماحول بھی ہو سکتا ہے۔ یہ معلّم سائنس کی لیبارٹری میں سائنس کا آپریٹس بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال انسان علم کے حصول کے لئے کسی معلّم کا محتاج ہے اور اس کے باوجود محدود ہے۔ انسان غیر محدود علم حاصل نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالیٰ کا علم کسی جہت سے بھی کسی معلّم کا محتاج نہیں ہے اور بایں ہمہ وہ غیر محدود ہے۔ اِس لحاظ سے خدا کے علیم ہونے اور انسان کے بھی عالم ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کچھ مشابہت کے باوجود ہم نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ اپنی صفات میں بے مثل و مانند نہیں بلکہ اس کے باوجود خدا تعالیٰ اپنی صفات میں بے مثل و مانند ہے۔ اسی طرح انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور وقت کی محتاج ہے لیکن خدا تعالیٰ کی پیدا کرنے کی قدرت نہ مادہ کی محتاج ہے اور نہ وقت کی محتاج ہے۔ انسان موٹر بناتا ہے، ہوائی جہاز بناتا ہے، آٹا پیسنے کی مشین بناتا ہے، کپڑا بُننے کے کارخانے بناتا ہے وغیرہ وغیرہ ہزاروں چیزیں ہیں جن میں خلق کا ایک پہلو آ جاتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا تھا وہ توڑنے اور تجزیہ کرنے سے یا جوڑنے سے چیزیں بناتا ہے لیکن

خدا تعالےٰ کی صفتِ خلق

مادہ کی محتاج نہیں اور غیر محدود ہے۔ خلق کے بھی مختلف جلوے ہیں۔ کچھ حصے کے متعلق شاید آگے بھی ذکر آئے اس کے غیر محدود جلوے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہر صفت کے غیر محدود جلوے ہیں۔

غرض خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا یہی حال ہے کہ وہ بے مثل و مانند ہیں بعض مذاہب میں یہ غلط تصوّر پیدا ہو گئے کہ بعض صفتوں میں انسان خدا تعالیٰ کی مثل بن جاتا ہے یہ غلط ہے، عقلاً بھی غلط ہے۔ یا یہ تصوّر پایا جاتا ہے کہ بعض صفات میں خدا تعالےٰ ناقص ہے وہ تبھی انسان کی مثل بن سکتا ہے اگر وہ ناقص ہو۔ مَیں ناقص ہونے کو لے لیتا ہوں۔ اگر ایک صفت میں بھی اللہ تعالیٰ کو ناقص سمجھا جائے تو امکان پیدا ہو گیا کہ ہر صفت میں ہی وہ ناقص ہو سکتا ہے اور اگر یہ امکان پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید قائم نہیں رہ سکتی اور یہ حقیقت کہ وہ اپنی ذات اور اپنی صفات میں واحد و یگانہ ہے اس کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ اپنی کسی ایک صفت میں بھی کسی جہت سے بھی ناقص نہیں ہے۔ وہ واحد و یگانہ ہے جیسا اپنی ذات میں ویسا ہی اپنی صفات میں بھی، اپنے افعال میں بھی اور اپنی قدرتوں میں بھی۔

مَیں نے صفاتِ باری تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی چند ایک باتیں ہی اِس وقت کے لئے منتخب کی ہیں۔ پہلی بات مَیں نے یہ بتائی کہ خدا تعالیٰ اپنی صفات میں بے مثل و مانند ہے۔ اسکے بعد دوسری بات مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اس کی قدرتِ غیر محدودہ سے وابستہ ہے یعنی ایک تو وہ بے مثل و مانند ہے اور دوسرے اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو قانون کے طور پر کسی حد کے اندر گھیر لینا انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا کام نہیں ۔ یہ ناممکنات میں سے ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خداشناسی کے لئے ایک بہت زبردست بنیاد یہ ہے کہ خدائے ذوالجلال کی قدرتیں بے انتہا سمجھی جائیں ۔ اسلامی تعلیم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی جو غیر محدود قدرتیں ہیں ازلی ابدی طور پر خدا تعالیٰ ان کے جلوے دکھا رہا ہے اور ان ازلی ابدی صفات کے مطابق وہ اپنا کام کر رہا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفات ہر مخلوقِ ارضی و سماوی پر مؤثر ہو رہی ہیں اور مخلوقات پر جو اثر پیدا ہوگا اس کو ہم عربی میں آثار الصفات بھی کہہ سکتے ہیں یعنی صفات کا جو اثر پیدا ہوا ۔

آثار الصفات یعنی خدا تعالیٰ کے متعلق یہ حقیقت کہ وہ ہمیشہ اپنی

ازلی ابدی صفات

کے موافق کام کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے جلوے مخلوق ارضی و سماوی پر یعنی کل کائنات پر مؤثر ہو رہے ہیں ۔ ساری مخلوق پر اثر انداز ہو رہے ہیں ۔ ان آثار الصفات کا نام سنت اللہ یا قانونِ قدرت ہے ۔ یعنی خدا تعالیٰ کی صفات جو ساری مخلوق پر اثر انداز ہو رہی ہیں یہ خدا تعالیٰ کی صفات کے آثار ہیں ۔ اسی کو ہم سنت اللہ یا قانونِ قدرت کہہ سکتے ہیں ۔

خدا تعالیٰ کی صفات میں کوئی تضاد نہیں ۔ پس ایک طرف تو اس کی صفات کے غیر محدود جلوے اس کی ساری مخلوقات پر اثر انداز ہو رہے اور دوسری طرف ہر چیز اپنے اندر ایک ایسی خاصیت رکھتی ہے کہ جس سے وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی ۔ خدا تعالیٰ کا یہ فعل کہ اس کی غیر محدود قدرتوں کے جلوے اس کی مخلوق پر اثر انداز ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کو ایسا بنا دیا کہ اس کی مخلوق خدا تعالیٰ کے بے شمار جلووں سے اثر قبول کرتی رہے ۔ زمین و آسمان میں جو چیز بھی ہے وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی ہے ۔ پہلے ہوتی رہی اور آئندہ ہوتی رہے گی ۔ اس سے عقلاً یہ نتیجہ نکلا کہ اشیاء کے جو خواص ہیں ۔ چیزوں کی جو خاصیتیں ہیں وہ کبھی ختم نہیں ہوتیں یعنی انسان ان کا احاطہ نہیں کر سکتا ۔ ان میں بے شمار خواص پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ

خدا تعالیٰ کے بے شمار جلووں سے

خدائی صفات کے غیر محدود جلووں سے انہوں نے اثر قبول کیا ہے پس ان کی خاصیتیں بے شمار ہو گئی ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خواہ ہم ان پر اطلاع پائیں یا نہ پائیں لیکن ہیں وہ بے شمار ۔ آج کل سائنس میں بہت تحقیق ہو رہی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خشخاش کا دانہ لے لو ۔ اس پر جتنی تحقیق ہو چکی ہے اس سے کہیں زیادہ خشخاش کے دانے کے اندر خواص ہیں کیونکہ ہر چیز میں بے شمار خواص ہیں چنانچہ عرصے ۔ عرصے کے بعد ہمیں انسانی تحقیق اور علم کے میدان میں اس کی کوشش کی جو تصویر نظر آتی ہے وہ یہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے افیم کی مثال دی تھی کہ ایک وقت میں افیم ایک چیز سمجھی جاتی تھی پھر سائنسدانوں نے تجزیہ کیا ۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کے اندر ۴ ست ہیں یہ بھی میں نے ایک دفعہ پڑھا تھا کہ افیم میں ۴ ست پائے جاتے ہیں پھر ان کو تسلی ہو گئی اور مزید تحقیق اور ریسرچ انہوں نے چھوڑ دی ۔ پھر کچھ عرصے کے بعد سائنسدانوں نے کہا کہ کچھ اور تحقیق کرنی چاہیئے ۔ پھر انہوں نے اور تحقیق شروع کی ۔

پھر انہوں نے کہا کہ ۱۹ ست ہیں ۔ یہ میں مثال دے رہا ہوں ۔ پھر جس طرح جانور جگالی کرتا ہے انہوں نے کہا کہ اچھا اب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اب ۱۹ ست بن گئے ۔ پھر کچھ عرصے کے بعد نوجوان سائنسدان میدان میں آئے انہوں نے کہا کہ پہلوں نے ریسرچ کی تھی ہم کیوں پیچھے رہیں پھر انہوں نے ریسرچ کی اور انہوں نے کہا کہ ۲۶۔۲۷ ست ہیں ۔ پھر اس پر تسلی پکڑ لی اور کچھ عرصہ ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی پھر ایک نئی نسل پیچھے سے آگئی ۔ نوجوان سائنسدانوں کی ۔ اس نے کہا میں کیوں پیچھے رہوں پھر اس نے ایک

نئی ہمت اور عزم کے ساتھ

ریسرچ شروع کی اور پھر اس نے کہا کہ افیم میں ۳۶ کے قریب ست ہیں ۔ میرے آخری علم کے مطابق یہی ہے اس کے بعد اور بہت سی ریسرچ ہوئی ہے جس کا مجھے پتہ نہیں ۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے اس کی ساری مخلوقات پر ہر وقت ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر مخلوق کو خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت دی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے جلووں سے اثر قبول کرے اس لئے خواصِ اشیاء غیر محدود ہیں اور آدمی ان کی حد بندی نہیں کر سکتا ۔

پس بڑا عظیم علم ہے جو ایک مسلمان کو بنیادی طور پر دیا گیا تھا تا کہ وہ اپنی علمی تحقیق میں کسی جگہ ٹھہر نہ جائے لیکن ہماری بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم ٹھہرے ہوئے اور پیچھے رہ گئے ۔ ایک وقت میں سپین کی مسلمان یونیورسٹیاں یورپ کے بڑے بڑے علماء کو اپنی طرف کھینچ لینے کی توفیق پاتی تھیں اور وہاں بڑی عمر کے اور اپنی دنیا کے مانے ہوئے سکالرز اور محقق مزید علوم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے ۔ اگر مسلمان آگے بڑھتے رہتے تو یہی کیفیت رہتی لیکن خدا کی یہی مصلحت تھی روک پیدا ہو گئی ۔ لیکن اب اسلام کی ترقی کا نیا دور شروع ہوا ہے اور ایک احمدی دماغ کو میں کہتا ہوں کہ کسی جگہ ٹھہرنا نہیں ۔ کیونکہ خدا نے کہا ہے کہ کوئی چیز بھی لے لو خشخاش کا دانہ ہو یا ایٹم کا ذرہ اس کی تحقیق کسی جگہ ختم نہیں ہوتی ۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جو کچھ حاصل کرنا تھا وہ حاصل کر لیا ہے اور اب باقی کچھ نہیں رہا صرف "پھوک" رہ گیا ہے ۔ پھوک کوئی نہیں ہے کیونکہ مثلاً سائنٹیفک ریسرچ یا تحقیق کا جو دس سالہ زمانہ تھا ان دس سالوں میں پتہ نہیں

خدا تعالیٰ کی صفات

کے کتنے نئے جلووں کو ان اشیاء نے جذب کیا اور ان کی ہیئت پہلے سے مختلف ہو گئی

ان حقائق کے بیان سے ایک اور نتیجہ نکلتا ہے ۔ بڑا زبردست نتیجہ ۔ وہ یہ کہ چونکہ خدا تعالیٰ اپنی صفاتِ کاملہ کے ساتھ غیر محدود اور غیر متناہی ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کی ان صفات کے غیر محدود جلوے خدا تعالیٰ کی مخلوق پر ہو رہے ہیں اور ان جلووں سے ایک اثر پیدا ہوتا ہے اور یہی ملتا رہتی ہے اور مخلوق کو یہ خاصیت دی گئی ہے کہ وہ اس اثر کو قبول کرے اس لئے انسان بڑا ہی نادان ہوگا اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ آثار الصفات کو یعنی غیر محدود جلووں کے نتیجہ میں جو مخلوق کی غیر محدود خاصیتیں رکھنے والی چیزیں ہیں ان کو اپنے تجربے یا اپنی عقل یا اپنے مشاہدہ کے اندر باندھا جا سکتا ہے اور محدود کیا جا سکتا ہے اس واسطے قوانینِ قدرت محدود نہیں ہیں (میں نے پہلے بتایا تھا کہ آثار الصفات کا نام ہی سنت اللہ اور قانونِ قدرت ہے) اور نہ ہمارا تجربہ ان کی حد بندی کر سکتا ہے جیسا کہ خود ہمارے تجربے نے بتایا ہے کہ وہ [illegible] مثلاً آج سے سو سال پہلے جتنی ریسرچ ہوئی ہے اس ریسرچ نے اس تحقیق نے ہر قدم پر یہی بتایا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہماری تحقیق حدبندی نہیں کرسکتی۔ ہمارا فہم اس کی حدبندی نہیں کرسکتا۔ جن کی آنکھیں کھلی ہیں ان کو ہر روز کوئی نہ کوئی نئی چیز خدا کی قدرت کے اندر نظر آتی ہے اور مشاہدہ ان کو بتاتا ہے کہ وہ حدبندی نہیں کرسکتا اور نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ کہنا غلط ہے کہ جو قوانین قدرت ہمیں معلوم ہیں بس وہی ہیں ان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ کیونکہ اگر آثار الصفات کا نام ہی سنت اللہ اور قوانین قدرت ہے تو

قوانین قدرت بھی غیر محدود ہیں

اور انسان ان کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ میں نے ابھی بتایا ہے کہ ہمارا مشاہدہ بھی ان کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ ہماری بہت سی تحقیق مشاہدہ کے نتیجہ میں ہے یعنی لیبارٹریز وغیرہ میں نہیں بلکہ بس ایک چیز سامنے آگئی اور اس نے ایک سبق دے دیا۔ مثلاً میں نے ایک مضمون پڑھا کہ امریکہ میں ایک شخص تھا اس کا صرف ایک باغ تھا۔ کافی بڑا باغ تھا اور بڑے پیسے ملتا تھا۔ اسی پر اس کا گزارا تھا اور گزارے کی کوئی اور چیز اس کے پاس نہیں تھی۔ موسم بہار میں جب پتے نکلے اور درخت پھل سے لد گئے تو اس نے دیکھا کہ "تیلا" یعنی پتوں وغیرہ کو کھانے والے اور نقصان پہنچانے والے کیڑے نے اس کے باغ پر شدید قسم کا حملہ کیا ہے۔ وہ بڑا سخت پریشان ہوا کہ میری تو روزی ہی یہ ہے اگر سارا پھل مر گیا تو میں کھاؤں گا کہاں سے۔ تب اس کے دماغ میں یہ بات آئی کہ میں اپنے باغ میں جا کر پھروں اور دیکھوں کہ کوئی جڑی بوٹی ایسی بھی ہے جس پر اس بیماری نے، اس کیڑے نے حملہ نہیں کیا۔ تو اس کے اپنے باغ میں ہی اس کو ایسی جڑی بوٹیاں مل گئیں جن پر اس تیلے نے اس کیڑے نے حملہ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ اس نے ان کو اکھیڑا۔ ان کا جوشاندہ بنایا اور اس کا سپرے کیا۔ اور سارا کیڑا مر گیا۔ اب یہ پہلی دفعہ اس کے مشاہدے نے اس کو بتایا جو سمجھتا تھا کہ کیڑے مار دوائیاں جو بن سکتی تھیں بن گئیں۔ اب اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو میں نے ایک مثال دی ہے کہ جہاں انسانی دماغ ٹھہرا ہوا تھا۔ مشاہدے نے اس کو دھکا دے کر آگے بڑھا دیا جہاں تم ٹھہرے ہو وہ انتہا نہیں آگے بھی دروازہ کھلا ہے۔ پھر آگے دروازہ کھلا ہے۔ انسان نے اپنی پیدائش سے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد سے اس وقت تک پتہ نہیں کتنے

غیر محدود مشاہدات

کئے یعنی ہم ان کی حدبندی نہیں کرسکتے۔ ویسے تو انسان محدود ہے لیکن بے شمار مشاہدات ہیں ہم ان کو شمار میں نہیں لا سکتے۔ اس واسطے ہم کسی جگہ ٹھہر نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے بہت بڑا علمی میدان کھول دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جس کی قدرتیں صرف ہماری عقل اور قیاس تک محدود ہیں اور آگے کچھ نہیں بلکہ ہم اس خدا کو مانتے ہیں جس کی قدرتیں اس کی ذات کی طرح غیر محدود اور ناپیدا کنار اور غیر متناہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرنے سے ہمیں ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے منافی ہیں یا اس کے وعدوں کے برخلاف ہیں وہ ہر بات پر قادر ہے۔ خدا تعالیٰ تو اپنے وعدہ کا پکا ہے اس لئے اگر کوئی یہ پوچھے کہ کیا خدا تعالیٰ اپنا وعدہ توڑ سکتا ہے تو یہ سوال پوچھنے والے کی حماقت ہے خدا تعالیٰ کی شان میں تو کوئی فرق نہیں آئے گا وہ اپنے وعدے نہیں توڑا کرتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ اس معنی میں قادر نہ ہوتا کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے تو پھر ہم اس سے کیا امید رکھ سکتے۔ ہم جو ہر موقع پر اور ہر ضرورت کے وقت اور ہر تکلیف میں اور ہر بھلائی اور خیر کے پانے کے لئے اس کے آگے جھکتے اور اس سے دعائیں کرتے ہیں تو اس کی بنیاد یہی امید ہے کہ کوئی چیز اس کے آگے انہونی نہیں

ہماری دعاؤں کی قبولیت

[اس] بات پر موقوف ہے کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ مثلاً ایک بیمار ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ مادی ذرات میں بھی تبدیلی پیدا کرسکتا ہے اور نئی قوتیں اور طاقتیں دے سکتا ہے اور روح میں بھی نئی قوتیں اور طاقتیں پیدا کرسکتا ہے تبھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کے لئے دعائیں کرکے اس امت کے اندر ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کردیا ہے۔ یہ ان کی روح کے اندر ہی تھا پس وہ ذرات میں نئی قوتیں پیدا کرسکتا ہے وہ ہر چیز کرسکتا ہے جو اس کی عظمت اور ارفع شان کے خلاف نہ ہو اور اسی وجہ سے وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ایک شخص بیمار ہو جاتا ہے بڑے بڑے ماہر آتے ہیں اور اس کا علاج کرتے ہیں اس کو دوائیاں دیتے ہیں لیکن اس کو آرام نہیں آتا یہ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم آسمان سے نازل ہوتے ہیں ایک تو خدا تعالیٰ دوا کو کہتا ہے کہ اس پر اثر نہ کر اور ایک اس بیمار کے جسم کے ذرات کو حکم دیتا ہے کہ اس اثر کو قبول نہ کرو اور وہ علاج میں لگا رہتا ہے۔ دو ہفتے گزرے، دو مہینے گزرے اور آرام نہیں آرہا۔ پھر

خدا کا ایک بندہ

خدا کے حضور جھکتا ہے اور اس بیمار کے لئے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرکے ایک طرف دوا کو حکم دیتا ہے کہ اب اس کے لئے مؤثر بن جا اور دوسری طرف بیمار کے جسم کے ذروں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اس اثر کو تم قبول کرو۔ چنانچہ وہی دوائیں جو ہفتوں یا مہینوں سے بے اثر ثابت ہو رہی تھیں ان کے اندر ایک اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

ہماری روحانی بھلائی کے لئے ایک اور صفت کا پہچاننا بھی ضروری تھا اب میں اس کو لیتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ میں مختصراً یہ مضمون بیان کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے متعلق تو غیر محدود بیان چاہیئے۔ نہ آپ کی عمر غیر محدود کہ سن سکیں نہ میری یا کسی اور کی عمر اتنی لمبی کہ وہ سناتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ کے جلوے تو غیر محدود ہیں وہ بڑی شان والا ہے۔ وہ صفت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مالک ہے۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ وہ ہمارے جسموں کا بھی مالک ہے وہ ہماری جان کا بھی مالک ہے وہ ہماری قوتوں اور طاقتوں اور صلاحیتوں کا بھی مالک ہے۔ وہ ہماری اولاد کا بھی مالک ہے۔ ہمارے پاس جو دولت ہے پیسے اور دوسرے اموال وغیرہ ہیں ان کا بھی مالک ہے۔ اصل مالک۔ حقیقی مالک وہی ہے اور ہمارا کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ کی مالک ہونے کی صفت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا کچھ نہیں اور چونکہ

خدا تعالیٰ مالک ہے

اس لئے انسان کو یہ جاننا چاہیئے کہ اس کے مقابل پر تمام حقوق سلب ہو جاتے ہیں مالک جو ہوا، تو اس کے مقابل پر حق کیا۔ یعنی خدا تعالیٰ کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا لڑکا تھا تو نے کیوں چھین لیا یا میرا روپیہ تھا تو نے کیوں ایسے سامان پیدا کردیئے کہ وہ ضائع ہو جائے یا میرا جسم تھا اس کو مفلوج کیوں کردیا۔ کچھ بھی میرا نہیں سب اسی کا ہے۔ یہ ہے مالک ہونے کے معنی۔ اس صفت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پڑھ کر آج کے خطبہ کو میں ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھا یا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ کا اقرار کیا یعنی ہمارا مال، جان، بدن، اولاد سب خدا کی ملک ہے تو اس اقرار کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو درحقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجا لاتے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں۔" (چشمہ معرفت بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳)

دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی عرفان عطا کرے تاکہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں ۔

آپ کی اپنی

ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے

آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★

فون ۶۸۰۵۰

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل۔ لاہور

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں
باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاضمول

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم

سرمہ مسیحائی

امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ

ملنے کا پتہ: نصرت دواخانہ ہاضمول ربوہ

سرمہ نور چشم / سرمہ نمبر الخاص

نظر کی کمزوری، پانی بہنا، سرخی، دھند، جالا، خارش کے لئے لاجواب تحفہ

قیمت ایک روپیہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

مسائل نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ، بیشتر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل، ترتیب و تدوین عمدہ، تحت اللفظ سلیس ترجمہ، فلسفہ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات یہ ضروری دعائیہ جواب درج ہیں نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے (جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں۔

۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

جلسہ سالانہ

کے مبارک ایام میں حسب سابق

حکیم عبد الحمید (اعوان)

(ابن حکیم نظام جان صاحب مرحوم)

ایوان محمود کے سامنے مشہور دواخانہ میں جلسہ سالانہ کے اوقات کے علاوہ صبح سات بجے سے رات نو بجے تک مطب کیا کریں گے

عورتوں کے لیے

علیحدہ حسب معمول زنانہ انتظام بھی ہوگا ۔

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیے

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹

گھر:۔ ملک عبد اللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارے

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لاویے!

فون $\frac{۶۰۲۲۰}{۵۳۴۴۰}$ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۰۰۷۔۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ ——— بالمقابل تھانہ اچھرہ ——— لاہور

فون نمبر ——— ۸۱۰۶۱۷

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس بیس روپے ۲۰ — نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پینتیس روپے ۳۵ — خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ۔ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

احمدی بھائیوں کی اپنی ائیرکنڈیشن دکان

سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خریداری کیلئے

آپ اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور اور ۱۲۔ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویے!

پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

کریم کالونی نزد فیکٹری ایریا ربوہ

دس مرلہ اور پانچ مرلہ کے رہائشی پلاٹس۔ فیکٹری ایریا سے بفاصلہ قریباً تین فرلانگ۔ نہایت موزوں جگہ سیلاب سے محفوظ۔ پانی میٹھا۔ کشادہ سڑکیں ۲۰ فٹ۔ مناسب قیمت پر قابل فروخت ہیں۔ رجوع فرمائیں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز ۱۵۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ فون رہائش ۴۰۵

کیورز CURES کا نسخہ

دمہ کیلئے:۔ ASTHMA CURE

بواسیر کیلئے:۔ PILES CURE

طاقت کیلئے:۔ IMPOTENCY CURE

۶۵ کیورز (CURES) میں سے ہر ایک کی قیمت فی کورس ۱۵/-
فی درجن ۱۳۵/- فی گروس ۱۵۱۲/- روپے ہے۔

جدید میڈیکل سائنس کیوریٹو سسٹم کی مکمل فہرست ادویہ قریبی میڈیکل سٹور یا کیوریٹو سنٹر سے مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ

ڈسٹری بیوٹرز:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

REPAIRS

★ HIGHLY TRAINED VW ENGINEERS AND MECHANICS
★ MODERATE CHARGES
★ GUARANTEED SERVICE
★ FOR YOUR CONVENIENCE SUNDAY OPEN—FRIDAY CLOSED.

MINI MOTORS

54-B, GULBERG II, LAHORE

Phone : 81442

دبلا پتلا جسم

اگر آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کے جسم پر گوشت پوست پیدا ہو جائے ہر غذا جزوِ بدن بننے لگے۔ خون پیدا ہو اور تمام جسمانی کمزوریاں دور ہو جائیں تو آج ہی سے "پیورا لفلفا ٹانک" کا مسلسل استعمال کریں۔ قیمت ۷/۵۰

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

ہمدردانہ مشورہ اور کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ

فون ۵۳۴

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت میں اہلاً و سہلاً و مرحبا

ہمارا نصب العین

خدمت ——— دیانت ——— امانت

خوشخبری

کوٹھی — احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اپنے مقدس مرکز ربوہ کے پرامن دینی ماحول میں دوستوں کی سہولت کے پیش نظر کوٹھی، مکانات اور ہر قسم بلڈنگ وغیرہ اعلیٰ ترین

مکانات — ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا انتظام ماہرین تعمیرات کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی جائیداد دستوں زرعی اراضی وغیرہ کے لین دین کا بندوبست بھی تسلی بخش رنگ میں کیا

پلاٹ — گیا ہے جس کے لئے انتقال حقوق و رجسٹری وغیرہ کروا کر دینا بھی ہماری ذمہ داری ہوگی۔
احباب ذریں موقع سے مستفید ہو کر شکریہ کا موقع دیں۔

زرعی زمین

شریف احمد جاوید بھٹی (پروپرائٹر)

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ

ہمدردِ نسواں (ہنوب شہر)

اٹھرا کے علاج کے لیے
قیمت مکمل کورس ۲۸/- روپے

دوائی فضل الٰہی

اولادِ نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ
مکمل کورس ۳۰/- روپے

زوجام عشق

اعصاب کی طاقت کیلئے بہت مفید ہے
قیمت مکمل کورس ۵۰/- روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴